جادو اور کہانت کا حکم

تالیف:

فضیلۃ الشیخ

عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز

رحمۃ اللہ علیہ

ح جمعية الدعوة و الارشاد وتوعية الجاليات بالربوة ، ١٤٤٥ هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

عبدالعزيز بن باز،

حكم السحر والكهنة - أردو. / عبدالعزيز بن باز؛

-ط١.. - الرياض ، ١٤٤٥هـ

٤٤ ص ؛ ١٤ × ٢١ سم

ردمك: ٩-٤٠-٨٤١٧-٦٠٣-٩٧٨

١٠٤٩٢ / ١٤٤٥

شركاء التنفيذ:

دار الإسلام
جمعية الربوة
رواد الترجمة
المحتوى الإسلامي

يتاح طباعة هذا الإصدار ونشره بأي وسيلة مع

الالتزام بالإشارة إلى المصدر وعدم التغيير في النص.

Tel: +966 50 244 7000
info@islamiccontent.org
Riyadh 13245- 2836
www.islamhouse.com

جادو اور کہانت کا حکم

بسم اللہ الرّحمن الرّحیم

مقدّمہ

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، وعلى آله وصحبه ومن اهتدى بهداه، اما بعد:

جادو ایک کبیرہ گناہ ہے، یہ ان سات ہلاکت خیز امور میں سے ہے جن سے اللہ اور اس کے رسول -صلی اللہ علیہ وسلم- نے بچنے کا حکم دیا ہے، موجودہ زمانے میں جادو عام ہوچکا ہے اور اس کی مختلف شکلیں اور متعدد کیفیتیں رونما ہوچکی ہیں، کبھی وہ تھرلر فلموں میں تسلی اور مسخرہ پن کے نام پر موجود ہوتا ہے، تو کبھی زہد وکرامت کے نام پر اس کی تشہیر کی جاتی ہے، کبھی شرعی جھاڑ پھونک کی آڑ میں اسے رواج دیا جاتا ہے، تو کبھی دیسی طریقہ علاج اور جڑی بوٹی کے ذریعہ علاج ومعالجہ کے نام پر اسے روبہ عمل لایا جاتا ہے، ان کے علاوہ اور بھی شکلیں اور طریقے ہیں جن سے جادو ظاہر ہوتا ہے، اور جاہل ونادان اور دین سے بے بصیرت لوگوں سے یہ حقیقت مخفی رہتی ہے۔

چونکہ مملکت سعودی عرب کے مفتی عام اور کمیٹی برائے علمائے کبار اور ادارہ علمی تحقیق وافتاء کے صدر سماحۃ الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز -رحمہ اللہ- کی کتاب جادو کے حکم کی وضاحت، اس سے متنبہ کرنے اور کاہنوں کے پاس جانے کے حکم کو شامل ہے، نیز اس کا اسلوب نگارش بھی آسان ہے، اور قرآن کریم اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتِ مطہرہ کے دلائل سے مزین ہے، اس لئے وزارت برائے اسلامی امور اور دعوت وارشاد نے اس کتاب کی نشر واشاعات اور طباعت کو مناسب سمجھا۔

سماحۃ الشیخ کی یہ کتاب جادو اور کاہنوں (نجومیوں) اور جادوگروں کے پاس جانے کے حکم کو واضح کرنے کے باب میں آپ کی مبارک کوششوں، لوگوں کو خیر وبھلائی اور دین کی فقہ وبصیرت حاصل کرنے کی دعوت دینے، شرعی احکام کو واضح کرنے، قابل نکیر چیزوں سے ڈرانے اور متنبہ کرنے، مسلمانوں کے تئیں نصح وخیر خواہی کرنے، انہیں اللہ کی معزز کتاب اور نبی مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو مضبوطی سے تھامنے، منہج سلف پر چلنے اور اس کے علاوہ دیگر تمام افکار، مسالک اور باطل عقائد سے پہلو تہی کرنے کی دعوت دینے میں اپنی پیہم اور بے پناہ حصہ داری نبھانے کا ایک حصہ شمار کی جاتی ہے۔

یہی وہ منہج ہے جس پر یہ مبارک ملک اور اس کی دانش مند حکومت چل رہی ہے، اللہ تعالی اسے اس پر ثابت قدم رکھے، اس کے لئے مدد، توفیق اور نصرت وتائید کے اسباب فراہم کرے، اور اس کتاب کے مؤلف سماحۃ الشیخ علامہ موصوف کو بہترین اجر اور عظیم ترین ثواب سے نوازے۔

ہم اللہ سے دعا گو ہیں کہ اس کتاب کو اس کے قاری، یا سامع یا ہر اس شخص کے لئے مفید بنائے جس تک یہ پہنچے، ہم تمام لوگوں کو کتاب وسنت پر قائم رہنے کی توفیق عنایت کرے اور ہمیں شیطان کے وسوسوں اور اس کی راہوں سے محفوظ رکھے، یقیناً اللہ اس کا سزاوار اور اس پر قادر ہے، اور اللہ ہی سیدھے راستے کے طرف رہنمائی کرنے والا ہے، درود وسلام نازل ہو ہمارے نبی محمد اور آپ کے تمام آل واصحاب پر۔

عبد اللہ بن عبد المحسن ترکی

وزیر برائے اسلامی امور، اوقاف اور دعوت وارشاد

جادو، کہانت اور اس سے متعلق امور کا حکم[۱]

ساری تعریف محض ایک اللہ کے لیے ہے اور درود و سلام نازل ہو اس نبی پر، جس کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ حمد وصلاۃ کے بعد:

حالیہ دنوں میں شعبدہ باز بڑی تعداد میں رونما ہوئے ہیں، جو دعوی تو ڈاکٹر ہونے کا کرتے ہیں، لیکن علاج جادو اور کہانت کے ذریعہ کرتے ہیں، بعض ممالک میں ان کا جال بچھ چکا ہے، وہ ایسے سادہ لوح لوگوں کو اپنا نشانہ بناتے ہیں جن پر جہالت و نادانی کا غلبہ ہوتا ہے، اسی کے پیش نظر میں نے اللہ اور اس کے بندوں کے تئیں نصح و خیر خواہی کے جذبہ کے تحت یہ مناسب سمجھا کہ اس میں اسلام اور مسلمانوں کے لئے جو بڑا خطرہ ہے، اسے واضح کروں، کیوں کہ اس میں غیر اللہ سے تعلق استوار کرنا، اللہ اور اس کے رسول -صلی اللہ علیہ وسلم- کے حکم کی نافرمانی کرنا شامل ہے۔

چنانچہ میں اللہ سے مدد طلب کرتے ہوئے یہ عرض کرتا ہوں کہ علاج و معالجہ کرانا متفقہ طور پر جائز ہے، مسلمان کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ باطنی امراض، یا جراحی امراض (surgical diseases)، یا اعصابی امراض (neurological diseases) یا دیگر بیماریوں کے ڈاکٹر کے پاس جائے، تاکہ وہ اس کی بیماری کی تشخیص کرے اور علمِ طب سے اپنی واقفیت کی روشنی میں مناسب اور شرعی طور پر مباح دواؤں کے ذریعہ اس کا علاج کرے، کیوں کہ یہ عمومی اسباب اختیار کرنے کے قبیل سے ہے اور اللہ پر توکل کرنے کے منافی بھی نہیں ہے، اللہ پاک و برتر نے بیماری نازل کی اور اس کے ساتھ اس کی دوا بھی نازل فرمائی، کوئی اس سے واقف ہوا تو کوئی ناواقف رہا، لیکن (یاد رکھنے کی بات ہے کہ) اللہ تعالی نے اپنے بندوں کی شفا حرام چیزوں میں نہیں رکھی ہے۔

چنانچہ مریض کے لئے یہ جائز نہیں کہ اپنی بیماری کی تشخیص کے لئے ان کاہنوں کے پاس جائے جو غیبی امور کو جاننے کا دعوی کرتے ہیں، نیز ان کی بتائی ہوئی خبروں کی تصدیق کرنا بھی جائز نہیں، کیوں

کہ وہ اٹکل سے غیب کی بات کرتے ہیں، یا جنوں کو طلب کرتے ہیں اور اپنی مراد پوری کرنے کے لئے ان سے مدد مانگتے ہیں، ایسے لوگوں کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ علم غیب کا دعوی کرتے ہوں تو وہ کافر اور گمراہ ہیں، مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص عرّاف کے پاس جائے اور اُس سے کسی چیز کے بارے میں پوچھے تو چالیس راتوں تک اُس کی نماز قبول نہیں ہوتی''۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کسی کاہن کے پاس گیا اور اس کی کہی ہوئی بات کی تصدیق کی، اس نے اس دین کا انکار کیا جو محمد ﷺ پر نازل کیا گیا ہے''۔ اسے ابوداود نے روایت کیا ہے، اور سنن اربعہ کے مؤلفین نے بھی اس کی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا ہے ان کی روایت کو حاکم نے صحیح فرمایا ہے، سنن اربعہ کی روایت ان الفاظ کے آئی ہے: ''جو شخص کسی عرّاف یا کاہن کے پاس گیا اور اس کی بتائی ہوئی باتوں کی تصدیق کی، اُس نے اس دین کا انکار کیا جو محمد ﷺ پر اتارا گیا ہے''۔ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو فال نکالے یا جس کے لیے فال نکالا جائے، یا جو کاہنوں کا پیشہ اختیار کرے یا جس کے لئے کاہنوں کا پیشہ اختیار کیا جائے، یا جو جادو کرے یا جس کے لئے جادو کیا جائے، اور جو کاہن کے پاس جائے اور اس کی بات کی تصدیق کرے، اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین سے کفر کیا''۔ اسے بزّار نے جیّد سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ ان احادیث شریفہ میں عرّافوں، کاہنوں، جادوگروں اور ان جیسے کے پاس جانے اور ان کی تصدیق کرنے سے منع کیا گیا ہے اور اس پر وعید سنائی گئی ہے، چنانچہ حاکموں، بااختیار داعیوں اور ان جیسے تمام لوگ جن کے ہاتھ میں طاقت اور حکومت ہے، ان پر یہ واجب ہے کہ کاہن اور عراف وغیرہ کی نکیر کریں، اور جو شخص بازار وغیرہ میں سرعام اس کا مظاہرہ کرتا ہے، اسے روکیں اور سخت ترین انداز میں اس کی نکیر کریں اور ساتھ ہی جو لوگ ان کے پاس جاتے ہیں ان کی بھی نکیر کریں، یہ بھی جائز نہیں کہ بعض معاملات میں ان کی صدق گوئی اور کثیر تعداد میں ان کے پاس آنے والے لوگوں کے ہجوم سے دھوکا کھایا جائے، کیوں کہ

یہ جاہل ونادان لوگ ہیں، ان سے لوگوں کو دھوکا نہیں کھانا چاہئے، اس لئے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پاس جانے اور ان کی تصدیق کرنے سے منع فرمایا ہے، کیوں کہ اس سے بڑی برائی، سنگین خطرناکی اور نہایت برے انجام مرتب ہوتے ہیں اور اس لئے کہ ایسا کرنے والے جھوٹے اور فاسق ہوتے ہیں، نیز یہ احادیث اس بات پر بھی دلالت کرتی ہیں کہ کاہن اور جادوگر کافر ہیں، کیوں کہ وہ علم غیب کا دعوی کرتے ہیں جو کہ کفر ہے، اور اس لئے کہ وہ اپنے مقصد میں اس وقت تک کامیاب نہیں ہوتے جب تک کہ جنوں سے خدمت نہ لیں اور ان کی عبادت نہ کریں، جو کہ اللہ پاک کے ساتھ کفر اور شرک ہے، جو شخص ان کے علمِ غیب کے دعوی کی تصدیق کرتا ہے، وہ بھی انہی کی طرح ہے اور ہر وہ شخص جو ایسا کرنے والوں سے ان امور کی جانکاری حاصل کرے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بری ہیں، کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ علاج کے نام پر جادوگر وغیرہ جس چیز کا مطالبہ کریں، اسے مان لے، جیسے ناقابل فہم باتوں (طلاسم) کو باریک خانوں میں لکھنا یا سیسہ انڈیلنا اور ان جیسے وہ تمام خرافات جنہیں وہ انجام دیا کرتے ہیں یہ کہانت ہے اور لوگوں کو شبہ میں ڈالنا ہے، جو شخص ان امور سے راضی ہوا اس نے باطل اور کفر پر ان کی مدد کی۔ اسی طرح کسی مسلمان کے لئے یہ بھی جائز نہیں کہ ان کے پاس جاکر یہ سوال کرے کہ اس کے بیٹے یا قریبی رشتہ دار کی شادی کس سے ہوگی یا میاں بیوی اور ان دونوں کے خاندان کے مابین کس قدر محبت ووفاداری یا عداوت ودشمنی اور فراق وجدائی وغیرہ ہوگی، کیوں کہ یہ غیبی امور ہیں جن کا علم اللہ پاک وبرتر کے سوا کسی کو نہیں۔

جادو کفر تک پہنچانے والی محرمات میں سے ہے جیسا کہ اللہ عز وجل نے سورۃ البقرۃ میں دو فرشتوں کے تعلق سے فرمایا: ”وہ دونوں بھی کسی شخص کو اس وقت تک نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیں کہ ہم تو ایک آزمائش ہیں تو کفر نہ کر، پھر لوگ ان سے وہ سیکھتے جس سے خاوند وبیوی میں جدائی ڈال دیں اور دراصل وہ بغیر اللہ تعالی کی مرضی کے کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے، یہ لوگ وہ سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان پہنچائے اور نفع نہ پہنچا سکے، اور وہ بالیقین جانتے ہیں کہ اس کے لینے والے کا

آخرت میں کوئی حصہ نہیں، اور وہ بدترین چیز ہے جس کے بدلے وہ اپنے آپ کو فروخت کر رہے ہیں، کاش کہ یہ جانتے ہوتے"۔

یہ آیت کریمہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جادو کفر ہے اور جادوگر میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتا ہے، نیز یہ آیت اس پر بھی دلالت کرتی ہے کہ جادو بذات خود نفع ونقصان نہیں پہنچا سکتا، بلکہ اللہ کی کونی اور تقدیری اجازت سے ہی وہ اثر انگیز ہوتا ہے، کیوں کہ اللہ پاک وبرتر نے ہی خیر وشر کو پیدا کیا ہے، ان افترا پردازوں سے، جنہوں نے ان علوم کو کفار ومشرکین سے وراثت میں پایا ہے، اور جنہوں نے کمزور عقل والوں کو اس کے ذریعہ شکار بنایا، بڑا نقصان ہوا اور معاملے نے نہایت خطرناک رخ اختیار کرلیا، إنا للہ وإنا إلیہ راجعون، ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے۔ اسی طرح یہ آیت کریمہ اس پر بھی دلالت کرتی ہے کہ جو لوگ جادو سیکھتے ہیں وہ ایسی چیز سیکھتے ہیں جو ان کے لئے مفید ہونے کے بجائے نقصاندہ ہے اور ان کے لئے اللہ کے پاس کوئی حصہ نہیں ہے، یہ بڑی وعید ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ دنیا وآخرت میں ان کے لئے بڑا نقصان وخسارہ ہے اور انہوں نے نہایت معمولی قیمت میں اپنے آپ کو فروخت کردیا، یہی وجہ ہے کہ اللہ پاک وبرتر نے اس پر ان کی مذمت بیان کرتے ہوئے فرمایا: "اور وہ بدترین چیز ہے جس کے بدلے وہ اپنے آپ کو فروخت کر رہے ہیں، کاش یہ جانتے ہوتے"۔ یہاں آیت میں (شراء) یعنی خریدنے سے مراد (بیع) یعنی فروخت کرنے کے ہیں۔

اللہ سے ہم دعا گو ہیں کہ جادوگروں، کاہنوں اور تمام شعبدہ بازوں کے شر سے ہمیں محفوظ رکھے، نیز اللہ پاک سے ہم یہ بھی دعا کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو ان کے شر سے محفوظ رکھے اور مسلم حکمرانوں کو یہ توفیق دے کہ ان سے لوگوں کو متنبہ کریں اور ان سے متعلق جو اللہ کا حکم ہے، اسے نافذ

کریں تاکہ ان کے نقصان اور خبیث کرتوتوں سے بندے مامون رہیں، یقیناً اللہ بے پناہ سخی اور کرم فرما ہے۔

اللہ پاک نے بندوں کے لئے جادو واقع ہونے سے پہلے اس کے شر سے بچنے کے طریقے مشروع کر دئے ہیں اور اللہ پاک نے بندوں پر رحم کھاتے ہوئے، ان پر فضل واحسان کرتے ہوئے اور ان پر اپنی نعمت تمام کرتے ہوئے ان کے سامنے یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ اگر جادو واقع ہو جائے تو اس کا علاج کیسے کریں۔

آنے والے سطور میں ان امور کی وضاحت کی جارہی ہے جن کے ذریعہ جادو واقع ہونے سے پہلے اس کی خطرناکی سے بچا جا سکتا ہے اور شرعی طور پر مباح ان امور کی بھی وضاحت کی جارہی ہے جن کے ذریعہ جادو واقع ہونے کے بعد اس کا علاج کیا جا سکتا ہے۔

وہ امور جن کے ذریعہ جادو واقع ہونے سے قبل اس کی خطرناکی سے بچا جا سکتا ہے ان میں اہم ترین اور سب سے نفع بخش طریقہ یہ ہے کہ: شرعی اذکار، مسنون دعاؤں اور ماثور معوذات کے ذریعہ پناہ طلب کی جائے، جیسے ہر فرض نماز کے بعد شرعی اذکار سے فارغ ہو کر آیت الکرسی کی تلاوت کرنا، اسی طرح سونے کے وقت اس آیت کی تلاوت کرنا، آیت الکرسی قرآن کریم کی سب سے بڑی آیت ہے، اور وہ اللہ پاک کا یہ فرمان ہے: ”اللہ (وہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ زندہ جاوید (اور) قائم ودائم ہے، اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، کون ہے وہ جو اس کے ہاں سفارش کر سکے مگر اس کی اجازت سے؟ وہ جانتا ہے جو کچھ لوگوں کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے، اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جس

قدر وہ خود چاہے، اس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیر رکھا ہے اور اسے ان دونوں کی حفاظت نہیں تھکاتی اور وہ بلند تر، نہایت عظمت والا ہے"۔[۱]

اسی طرح ہر فرض نماز کے بعد، صبح میں فجر کی نماز کے بعد تین دفعہ اور شام میں مغرب کی نماز کے بعد تین دفعہ اور سونے کے وقت ان سورتوں کی تلاوت کرنا: {قل هو الله أحد}[۲]، {قل أعوذ برب الفلق}[۳]، اور {قل أعوذ برب الناس}[۴]، نیز رات کے ابتدائی حصے میں سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیتوں کی تلاوت کرنا، جو کہ اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے: "رسول ایمان لایا اس چیز پر جو اس کی طرف اللہ تعالیٰ کی جانب سے اتری اور مومن بھی ایمان لائے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے، اس کے رسولوں میں سے کسی میں ہم تفریق نہیں کرتے۔ انہوں نے کہہ دیا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی، ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں اے ہمارے رب! اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے"۔[۵] سورہ کے اخیر تک۔

نیز رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا: (جو شخص رات میں آیۃ الکرسی کی تلاوت کرتا ہے، اللہ کی طرف سے اس کے لئے ایک محافظ مقرر رہتا ہے اور صبح تک شیطان اس کے قریب نہیں پھٹکتا ہے) ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (جو شخص رات کو سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیتیں پڑھ لیتا ہے اسے یہ کافی ہو جاتی ہیں)۔ اس کے معنی یہ ہیں واللہ

---

(۱) سورۃ البقرۃ، آیت: ۲۵۵

(۲) سورۃ الإخلاص، آیت: ۱

(۳) سورۃ الفلق، آیت: ۱

(۴) سورۃ الناس، آیت: ۱

(۵) سورۃ البقرۃ، آیت: ۲۸۵

اعلم کہ: ہر برائی سے (حفاظت کے لئے) کافی ہو جاتی ہیں، اسی طرح رات ودن اور کسی جگہ پر پڑاوٗڈالتے وقت (اللہ کی پیدا کی ہوئی مخلوقات کے شر سے اللہ تعالی کے مکمل کلمات کی) پناہ طلب کرے، خواہ وہ جگہ عمارت ہو یا صحرا، فضا ہو یا سمندر، کیوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے:"جو شخص کسی جگہ پڑاوٗڈالے اور یہ دعا پڑھ لے:(أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ)"میں اللہ کی پیدا کی ہوئی مخلوقات کے شر سے اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں"، تو اُس کے وہاں سے کوچ کرنے تک اُسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی"۔ اسی طرح مسلمان کو چاہئے کہ صبح وشام تین دفعہ یہ دعا پڑھا کرے:"اللہ کا نام لے کر کام شروع کرتا ہوں، جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز زمین اور آسمان میں نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے اور جاننے والا ہے"۔ کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے اس کی رغبت دلائی، اور اس لئے بھی کہ یہ دعا ہر برائی سے محفوظ رہنے کا سبب ہے۔ یہ اذکار اور معوذات جادو اور دیگر شرور وفتن سے محفوظ رہنے کا ایک عظیم ترین سبب ہیں اس شخص کے لئے جو صدق دل سے ایمان وایقان، اللہ پر بھروسہ، اعتماد اور اس کے معانی ومفاہیم پر شرح صدر کے ساتھ یقین کرتے ہوئے پابندی کے ساتھ انہیں پڑھے، اسی طرح اگر جادو واقع ہو جائے تو جادو کو دور کرنے کے لئے بھی یہ اذکار ومعوذات ایک عظیم ترین ہتھیار ہیں، ساتھ ہی کثرت سے اللہ پاک سے گریہ وزاری بھی کی جائے اور یہ دعا کی جائے کہ پریشانی کو دور کر دے اور مصیبت سے نجات بخشے۔ جادو وغیرہ سے لاحق ہونے والی بیماریوں کے علاج کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو دعائیں ثابت ہیں اور جن کے ذریعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو دم کیا کرتے تھے ان میں درج ذیل دعا بھی ہے:(اے اللہ، اے لوگوں کے رب! پریشانی کو دور کر دے، شفا عطا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں ہے، ایسی شفا جو بیماری کو باقی نہ چھوڑے) اس دعا کو تین مرتبہ پڑھے، اسی قبیل کی ایک دعا وہ بھی ہے جس کے ذریعہ جبرئیل علیہ السلام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دم کیا تھا، وہ دعا حسب ذیل ہے:(اللہ کے نام سے میں آپ پر دم کرتا ہوں ہر اس چیز سے جو آپ کو

اذیت پہنچائے اور ہر جاندار یا حسد کرنے والی نگاہ کے شر سے (حفاظت کے لئے)، اللہ تعالیٰ آپ کو شفا دے، میں اللہ کے نام سے آپ پر دم کرتا ہوں)۔ اس دعا کو تین مرتبہ پڑھنا چاہئے۔ جادو واقع ہونے کے بعد انسان کو جب اپنی بیوی سے ہمبستری کرنے میں رکاوٹ ہو تو اس کا ایک مفید علاج یہ ہے کہ سبز بیری کے سات پتے لے، اسے پتھر وغیرہ سے کوٹے، اس پر اتنا پانی ڈالے جو غسل کے لئے کافی ہو اور اس میں یہ آیتیں پڑھے: آیت الکرسی، {قل يا أيها الكافرون}[1]، {قل هو الله أحد}[2]، {قل أعوذ برب الفلق}[3]، {قل أعوذ برب الناس}[4]، اور جادو کی وہ آیتیں جو سورۃ الأعراف میں آئی ہیں یعنی اللہ پاک کا یہ فرمان: "اور ہم نے موسی (علیہ السلام) کو حکم دیا کہ اپنا عصا ڈال دیجئے! سو عصا کا ڈالنا تھا کہ اس نے ان کے سارے بنے بنائے کھیل کو نگلنا شروع کیا، پس حق ظاہر ہو گیا اور انہوں نے جو کچھ بنایا تھا سب جاتا رہا، پس وہ لوگ اس موقع پر ہار گئے اور خوب ذلیل ہو کر پھرے"۔[5] نیز سورۃ یونس کی یہ آیتیں بھی تلاوت کرے: "اور فرعون نے کہا کہ میرے پاس تمام ماہر جادوگروں کو حاضر کرو۔ پھر جب جادوگر آئے تو موسی (علیہ السلام) نے ان سے کہا کہ ڈالو جو کچھ تم ڈالنے والے ہو، سو جب انہوں نے ڈالا تو موسی (علیہ السلام) نے فرمایا کہ جو کچھ تم لائے ہو جادو ہے، یقینی بات ہے کہ اللہ اس کو ابھی درہم برہم کیے دیتا ہے، اللہ ایسے فسادیوں کا کام بننے نہیں دیتا اور اللہ تعالی حق کو اپنے فرمان سے ثابت کر دیتا ہے گو مجرم کیسا ہی ناگوار سمجھیں"۔ اور سورۃ طہ کی یہ آیتیں

---

(۱) سورۃ الکافرون، آیت: ۱-

(۲) سورۃ الإخلاص، آیت: ۱-

(۳) سورۃ الفلق، آیت: ۱-

(۴) سورۃ الناس، آیت: ۱-

(۵) سورۃ الأعراف، آیت: ۱۱۷-۱۱۹-

بھی پڑھے: ”کہنے لگے کہ اے موسی! یا تو تو پہلے ڈال یا ہم پہلے ڈالنے والے بن جائیں، جواب دیا کہ نہیں تم ہی پہلے ڈالو، اب تو موسی (علیہ السلام) کو یہ خیال گزرنے لگا کہ ان کی رسیاں اور لکڑیاں ان کے جادو کے زور سے دوڑ بھاگ رہی ہیں، پس موسی (علیہ السلام) نے اپنے دل ہی میں ڈر محسوس کیا، ہم نے فرمایا کچھ خوف نہ کر یقینا تو ہی غالب اور برتر رہے گا، اور تیرے دائیں ہاتھ میں جو ہے اسے ڈال دے کہ ان کی تمام کاریگری کو وہ نگل جائے، انہوں نے جو کچھ بنایا ہے یہ صرف جادوگروں کے کرتب ہیں اور جادوگر کہیں سے بھی آئے کامیاب نہیں ہوتا“۔[1]

جن آیتوں کا ذکر ہوا، انہیں پانی میں پڑھنے کے بعد تین چلو پانی پی لے اور باقی پانی سے غسل کرلے، اس طرح بیماری دور ہو جائے گی ان شاء اللہ، اگر دو یا اس سے زائد مرتبہ بھی پانی استعمال کرنے کی ضرورت پڑے تو اس میں کوئی حرج نہیں یہاں تک کہ بیماری دور ہو جائے۔

جادو کا ایک علاج یہ بھی ہے -جو کہ مفید ترین علاج ہے- کہ جادو کی جگہ کو جاننے کی کوشش کی جائے کہ وہ زمین کے اندر ہے یا پہاڑ وغیرہ پر، جب جگہ معلوم ہو جائے اور اسے نکال کر تلف کر دیا جائے تو جادو بے کار ہو جاتا ہے۔

یہ ان امور کا بیان تھا جن کے ذریعہ جادو سے بچا جا سکتا اور اس کا علاج کیا جا سکتا ہے، اللہ ہی توفیق دینے والا ہے۔

رہی بات جادگروں کے عمل سے جادو کا علاج کرنے کی جو کہ جانور ذبح کرکے یا دوسری قربانیوں کے ذریعہ جنوں کا تقرب حاصل کرکے انجام دیا جاتا ہے تو یہ جائز نہیں ہے، کیوں کہ یہ شیطانی عمل بلکہ شرک اکبر ہے۔ چنانچہ اس سے بچنا واجب ہے، اسی طرح کاہنوں، نجومیوں اور شعبدہ

---

(۱) سورۃ یونس، آیت: ۷۹-۸۲-

بازوں سے اس کا علاج کرانا اور ان کی بتائی ہوئی ترکیب اپنانا جائز نہیں کیوں کہ وہ ایمان نہیں رکھتے، بلکہ جھوٹے اور فاجر ہوتے ہیں جو علم غیب کا دعوی کرتے اور لوگوں کو شبہات میں مبتلا کرتے ہیں، رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پاس جانے، ان سے سوال کرنے اور ان کی باتوں کی تصدیق کرنے سے منع فرمایا ہے جیسا کہ اس کتاب کے آغاز میں اس کی وضاحت کی جاچکی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ جب آپ سے (نُشرہ) کے تعلق سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ”یہ شیطانی عمل ہے“۔ اسے امام احمد اور ابوداود نے جید سند سے روایت کیا ہے۔ نُشرہ کا مطلب ہے جس شخص کو جادو کیا گیا ہو اس سے جادو کو دور کرنا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ حدیث سے مراد: نشرہ کا وہ طریقہ ہے جسے اہل جاہلیت انجام دیا کرتے تھے، وہ یہ ہے کہ: جادو کرنے والے سے کہا جائے کہ وہ جادو کو دور کرے، یا کسی دوسرے جادوگر کے ذریعہ اسی کے ہم مثل دوسرے جادو سے اسے دور کیا جائے۔

رہی بات جھاڑ پھونک، شرعی معوذات اور مباح دواؤں سے جادو کو دور کرنے کی تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے جیسا کہ گزر چکا ہے، اس کی صراحت علامہ ابن القیم نے اور فتح المجید میں شیخ عبد الرحمن بن حسن نے کی ہے، اللہ ان دونوں علمائے کرام پر اپنی رحمت نازل فرمائے، ان کے علاوہ دیگر اہل علم نے بھی اس کی صراحت کی ہے۔

اللہ سے دعا ہے کہ مسلمانوں کو ہر طرح کی برائی سے بچنے کے توفیق عطا کرے، ان کے دین کی حفاظت فرمائے، انہیں دین کی سمجھ بوجھ عطا کرے، اور ہر اس عمل سے انہیں بچائے جو اللہ کی شریعت کے مخالف ہے، اللہ تعالی اپنے بندہ ورسول محمد اور آپ کے آل واصحاب پر دورد وسلام نازل فرمائے۔

بیوی کا شوہر پر جادو کرنا [١٦]

عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز کی جانب سے برادر محترم... کی خدمت میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حمد وصلاۃ کے بعد:

مجھے آپ کا مکتوب بتاریخ (غیر مذکور) ملا، اللہ آپ کو اپنی ہدایت سے بہرہ ور فرمائے، اس مکتوب میں آپ نے یہ وضاحت کی ہے کہ جب آپ نے اپنی نئی اہلیہ سے ہمبستری کرنا چاہاتو آپ کو کیا پریشانی لاحق ہوئی، نیز یہ کہ آپ (فلاں) شیخ کے پاس گئے اور اس نے آپ کو (فلاں) فتوی دیا، اور آپ کی پرانی بیوی نے ایسا (جادو) کیا جو نئی بیوی سے ہمبستری کرنے میں رکاوٹ کی وجہ ثابت ہوا، اور آپ نے اس کا حکم دریافت کیا ہے جو کہ معلوم سی بات ہے۔

جواب: اگر پرانی بیوی نے اپنے اس عمل کا اقرار کرلیا ہو، یا دلائل سے اس کا یہ عمل ثابت ہوگیا ہو تو اس نے ایک بڑا منکر کام کیا ہے، بلکہ کفر اور گمراہی کا ارتکاب کیا ہے، کیوں کہ اس کا یہ عمل جادو ہے جو کہ حرام ہے، اور جادو کرنے والا کافر ہے، جیسا کہ اللہ پاک کا ارشاد گرامی ہے: "اور اس چیز کے پیچھے لگ گئے جسے شیاطین (حضرت) سلیمان کی حکومت میں پڑھتے تھے۔ سلیمان نے تو کفر نہ کیا تھا، بلکہ یہ کفر شیطانوں کا تھا، وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے، اور بابل میں ہاروت ماروت دو فرشتوں پر جو اتارا گیا تھا، وہ دونوں بھی کسی شخص کو اس وقت تک نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیں کہ ہم تو ایک آزمائش ہیں تو کفر نہ کر، پھر لوگ ان سے وہ سیکھتے جس سے خاوند وبیوی میں جدائی ڈال دیں اور دراصل وہ بغیر اللہ تعالیٰ کی مرضی کے کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے، یہ لوگ وہ سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان پہنچائے اور نفع نہ پہنچا سکے، اور وہ بالیقین جانتے ہیں کہ اس کے لینے والے کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں، اور وہ بدترین چیز ہے جس کے بدلے وہ اپنے آپ کو فروخت کر رہے ہیں، کاش کہ یہ

جانتے ہوتے"[1] یہ آیت کریمہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جادو کفر ہے، جادوگر کافر ہے، جادو کرنے والے ایسا علم سیکھتے ہیں جو انہیں نفع نہیں پہنچاتا بلکہ نقصان پہنچاتا ہے، ان کا ایک مقصد یہ ہوتا ہے کہ میاں بیوی میں جدائی ڈالی جائے، اور ان کے لئے قیامت کے دن اللہ کے پاس کوئی حصہ نہ ہوگا- یعنی ان کے لئے نجات کا کوئی راستہ نہ ہوگا- صحیح حدیث میں رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: (سات ہلاک کرنے والی چیزوں (گناہوں) سے بچو) عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! وہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: (اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، جادو کرنا، کسی جان کو قتل کرنا جسے اللہ نے حرام ٹھہرایا ہے مگر حق کے ساتھ، سود کھانا، یتیم کا مال ہڑپ کرنا، میدانِ جنگ سے فرار ہونا اور بھولی بھالی پاک دامن مومنہ عورتوں پر تہمت لگانا)۔

رہی بات اس شیخ کی جس نے آپ کو دوادی تو بظاہر یہ لگتا ہے کہ وہ بھی آپ کی پرانی عورت ہی کی طرح جادوگر ہے، کیوں کہ جادو کے اعمال سے صرف جادوگر ہی واقف ہوتے ہیں، وہ بھی ان عرافین اور کاہنوں میں سے ہے جو بہت سے معاملات میں غیبی علم کا دعوی کرنے میں مشہور ہوتے ہیں، ہر مسلمان پر واجب ہے کہ ان سے ہوشیار رہے اور غیبی امور کے دعوی میں ان کی تصدیق نہ کرے، کیوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے: (جو شخص عراف کے پاس جائے اور اُس سے کسی چیز کے بارے میں پوچھے تو چالیس راتوں تک اُس کی نماز قبول نہیں ہوتی) اس حدیث کو مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ: (جو شخص کسی عراف یا کاہن کے پاس گیا اور اس کی بتائی ہوئی باتوں کی تصدیق کی، اُس نے اس دین کا انکار کیا جو محمد ﷺ پر اتارا گیا ہے)۔

اس لئے آپ پر واجب ہے کہ آپ سے جو غلطی سرزد ہوئی ہے اس سے توبہ کریں اور اس پر ندامت کا اظہار کریں، نیز کمیٹی (برائے امر بالمعروف والنہی عن المنکر) کے صدر اور عدالت کے اعلی

(۱) سورة البقرة، آیت: ۱۰۲-

ذمہ دار کو بھی مذکورہ شیخ اور اپنی پرانی بیوی کے بارے میں ضرور بتائیں تاکہ عدالت اور کمیٹی مل کر انہیں اس عمل سے روک سکیں، جب آپ کے ساتھ اس طرح کا واقعہ پیش آئے تو آپ علمائے دین سے پوچھ لیا کریں تاکہ وہ آپ کو اس کا شرعی علاج بتا سکیں، اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو دین کی سمجھ بوجھ عطا کرے، اس پر ثابت قدم رکھے اور دین کے مخالف اعمال سے محفوظ رکھے، یقیناوہ بڑا سخی اور نہایت مہربان ہے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

جادوگروں اور شعبدہ بازوں سے سوال کرنے کا حکم[۱۸]

س: برادر: ص. ع. ب. ریاض سے اپنے سوال میں عرض کرتے ہیں: یمن کے بعض علاقے میں کچھ لوگ ہیں جو (السادۃ) کے نام سے موسوم ہیں، یہ لوگ ایسے امور انجام دیتے ہیں جو دین کے منافی ہیں جیسے شعبدہ بازی وغیرہ، نیز دعوی کرتے ہیں کہ وہ مشکل ترین بیماریوں سے بھی لوگوں کو شفا دینے پر قادر ہیں، اس کی دلیل کے طور پر وہ اپنے جسم پر خنجر زنی کرتے یا اپنی زبانیں کاٹتے ہیں، پھر انہیں اپنی حالت پر لوٹا دیتے ہیں اور انہیں کوئی نقصان بھی نہیں پہنچتا، ان میں سے کچھ لوگ نماز پڑھتے ہیں تو کچھ لوگ نہیں پڑھتے۔ اسی طرح وہ لوگ دوسرے قبیلہ سے اپنی شادی تو جائز ٹھہراتے ہیں، لیکن کسی اور کے لئے اپنے قبیلہ سے شادی کرنا جائز نہیں ٹھہراتے، اور جب بیماروں کے لئے دعا کرتے ہیں تو کہتے ہیں: (اے اللہ)، (اے فلاں) اور اپنے پرکھوں میں سے کسی کا نام لیتے ہیں۔ پرانے زمانے میں لوگ انہیں بڑا مقام ومرتبہ دیا کرتے اور انہیں غیر معمولی انسان شمار کرتے تھے اور یہ مانتے تھے کہ وہ اللہ کے مقرب بندے ہیں، بلکہ انہیں اللہ والے کہہ کر پکارتے تھے، البتہ موجودہ زمانے میں ان کے تعلق سے لوگوں کے خیالات مختلف قسم کے ہیں، کچھ لوگ ان کی مخالفت کرتے ہیں جو کہ نوجوانوں اور طلبہ کی جماعت ہے، جبکہ کچھ لوگ اب بھی ان سے عقیدت رکھتے ہیں جو کہ عمر رسیدہ اور ناخواندہ لوگ ہیں۔ امید کرتے ہیں کہ آنجناب اس موضوع کی حقیقت بیان کریں گے۔

جواب: یہ اور ان جیسے لوگ ان صوفیوں میں سے ہیں جو منکر اور باطل اعمال انجام دیتے ہیں، وہ بھی ان عرافین میں شامل ہیں جن کے تعلق سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جو شخص کسی عراف کے پاس جائے اور اُس سے کسی چیز کے بارے میں پوچھے تو چالیس دنوں تک اُس کی نماز قبول نہیں ہوتی)۔ یہ اس لئے کہ وہ علم غیب کا دعوی کرتے، جنوں کی خدمت کرتے، ان کی عبادت بجالاتے اور لوگوں کو شبہات میں مبتلا کرتے ہیں جادو کے مختلف اقسام کے ذریعہ، جبکہ جادو وہ ہے جس کے

بارے میں اللہ نے موسیٰ اور فرعون کے قصہ میں فرمایا: "(موسیٰ علیہ السلام) نے فرمایا کہ تم ہی ڈالو، پس جب انہوں نے ڈالا تو لوگوں کی نظر بندی کر دی اور ان پر ہیبت غالب کر دی اور ایک طرح کا بڑا جادو دکھلایا"۔ [1] اس لئے اس حدیث کی روشنی میں ان کے پاس جانا اور ان سے سوال کرنا جائز نہیں ہے، اور اس لئے بھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جو کسی کاہن کے پاس گیا اور اس کی کہی ہوئی بات کی تصدیق کی، اس نے اس دین کا انکار کیا جو محمد ﷺ پر نازل کیا گیا ہے)۔ نیز دوسرے الفاظ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جو شخص کسی عراف یا کاہن کے پاس گیا اور اس کی بتائی ہوئی باتوں کی تصدیق کی، اُس نے اس دین کا انکار کیا جو محمد ﷺ پر اتارا گیا ہے)۔

رہی بات ان لوگوں کا غیر اللہ کو پکارنے اور ان سے مدد طلب کرنے یا یہ دعوی کرنے کا کہ ان کے آباء واجداد کائنات میں تصرف کرتے ہیں، یا بیماروں کو شفا دیتے ہیں، یا مرنے یا غائب ہونے کے باوجود بھی دعا قبول کرتے ہیں تو یہ سب اللہ عزوجل کے ساتھ کفر اور شرک اکبر ہے، ان کی نکیر کرنا، ان کے پاس نہ جانا، ان سے سوال نہ کرنا اور ان کی تصدیق نہ کرنا واجب ہے، کیوں کہ انہوں نے اپنے اعمال میں کاہنوں، عرافین اور ان مشرکوں کا عمل یکجا کر لیا ہے جو غیر اللہ کی عبادت کرتے اور ان سے مدد طلب کرتے ہیں، مثلاً جنات اور مردے جن کی طرف وہ اپنی نسبت رکھتے اور یہ دعوی کرتے ہیں کہ وہ ان کے آباء واجداد ہیں، یا دیگر ایسے لوگ جن کے بارے میں ان کا دعوی ہے کہ انہیں ولایت اور کرامت حاصل ہے، بلکہ (حقیقت میں) یہ سارے اعمال شعبدہ بازی، کہانت اور عرافہ (خفیہ باتیں اور تقدیر کے جاننے کے دعوی) سے عبارت ہیں جن کی شریعت مطہرہ میں نکیر کی گئی ہے۔

جہاں تک ان کے منکر اعمال کی بات ہے کہ وہ اپنے جسم پر خنجر زنی کرتے یا اپنی زبانیں کاٹتے ہیں تو (جان رکھیں کہ) یہ سب لوگوں کو فریب میں ڈالنے کے لئے کرتب ہیں، یہ سب اس حرام جادو

---

(۱) سورۃ الأعراف، آیت: ۱۱۶.

کی قسمیں ہیں جس کی حرمت وممانعت کتاب وسنت کے نصوص میں آئی ہے، اس لئے عقل مند انسان کو اس سے دھوکا نہیں کھانا چاہئے، یہ اسی قبیل سے ہے جس کے بارے میں اللہ پاک وبرتر نے فرعون کے جادوگروں کے متعلق فرمایا: "اب تو موسی (علیہ السلام) کو یہ خیال گزرنے لگا کہ ان کی رسیاں اور لکڑیاں ان کے جادو کے زور سے دوڑ بھاگ رہی ہیں"۔[1] معلوم ہوا کہ ان لوگوں نے جادوگری، شعبدہ بازی، کہانت، عرّافی اور شرک اکبر، غیر اللہ سے مدد طلبی وفریاد رسی، اور علم غیب اور کائنات میں تصرف کا دعوی (ان تمام برائیوں کو اپنے اعمال میں) یکجا کر لیا، یہ شرک اکبر اور واضح کفر کی مختلف قسمیں ہیں اور شعبدہ بازی کے وہ اعمال ہیں جنہیں اللہ نے حرام ٹھہرایا ہے، نیز اس علم غیب کا دعوی ہے جسے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، جیسا کہ اللہ پاک کا فرمان ہے: "کہہ دیجئے کہ آسمانوں والوں میں سے اور زمین والوں میں سے سوائے اللہ کے کوئی غیب نہیں جانتا"[2]، اس لئے وہ تمام مسلمان جو ان کی صورت حال سے واقف ہیں، ان پر واجب ہے کہ ان کی نکیر کریں، ان کی بداعمالیوں کی قلعی کھولیں اور یہ بیان کریں کہ وہ منکر ہیں، اوران کا معاملہ حاکموں تک پہنچائیں تاکہ اگر وہ اسلامی ممالک میں ہوں تو شرعی طور پر وہ جس سزا کے مستحق ہیں ان پر وہ سزا نافذ کی جائے، اس طرح ان کے شر کا خاتمہ ہو سکے گا اور مسلمانوں کو ان کے باطل کرتوتوں اور شبہات سے محفوظ رکھا جا سکے گا۔

اللہ ہی توفیق دینے والا ہے۔

---

(۱) سورۃ طہ آیت: ٦٦۔

(۲) سورۃ النمل، آیت: ٦٥۔

جڑی بوٹی سے علاج کرنے والے ایسے ڈاکٹر سے علاج کرانا جو جنات کا استعمال کرتا ہے

سوال: کچھ لوگ بزعم خویش جڑی بوٹی سے علاج کرتے ہیں، جب میں ان میں سے ایک شخص کے پاس گیا تو اس نے مجھ سے کہا: اپنا اور اپنی والدہ کا نام لکھ کر مجھے دو اور کل آکر ملاقات کرو، اور جب دوسرے دن ان سے ملاقات کی جاتی ہے تو وہ کہتے ہیں: تم کو فلاں اور فلاں بیماری ہے اور اس کا علاج یہ اور وہ ہے. ان میں سے ایک کا کہنا ہے کہ: وہ علاج کے لئے کلام الہی کا استعمال کرتا ہے، ایسے لوگوں کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اور ان کے پاس جانے کا کیا حکم ہے؟ سائل. ع. غ.، جس کا تعلق حائل سے ہے-.

جواب: جو شخص علاج کرنے کے لئے یہ طریقہ استعمال کرتا ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ جنات کا استعمال کرتا اور غیبی امور کا دعوی کرتا ہے، اس لئے اس کے پاس علاج کرانا جائز نہیں، اسی طرح اس کے پاس جانا اور اس سے سوال کرنا بھی جائز نہیں ہے، کیوں کہ اس قبیل کے لوگوں کے تعلق سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے: (جو شخص عراف کے پاس جائے اور اُس سے کسی چیز کے بارے میں پوچھے تو چالیس راتوں تک اُس کی نماز قبول نہیں ہوتی)۔ اسے امام مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ مختلف احادیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے کاہنوں، عرافین اور جادوگروں کے پاس جانے، ان سے سوال کرنے اور ان کی تصدیق کرنے سے منع فرمایاہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث گرامی ہے: (جو کسی کاہن کے پاس گیا اور اس کی کہی ہوئی بات کی تصدیق کی اس نے اس دین کا انکار کیا جو محمد ﷺ پر نازل کیا گیا ہے)۔ ہر وہ شخص جو علم غیب کا دعوی کرے، بایں طور کہ کنکر یا کوڑی پھینکے یا زمین پر لکیریں کھینچے یا مریض کا نام اور اس کی والدہ اور رشتہ داروں کا نام

پوچھے، تو (جان لیجئے کہ) یہ سب اس بات کی دلیل ہے کہ وہ عراف اور کاہن ہے جس سے سوال کرنے اور اس کی تصدیق کرنے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

چنانچہ واجب ہے کہ ان سے بچا جائے، ان سے سوال نہ کیا جائے اور ان سے علاج نہ کرایا جائے اگرچہ وہ قرآن سے علاج کرنے کا ہی دعوی کیوں نہ کریں، کیوں کہ باطل پرستوں کا یہ طرہ امتیاز ہے کہ وہ فریب کاری اور دھوکے بازی کرتے ہیں، اس لئے ان کی باتوں کی تصدیق کرنا جائز نہیں، جو شخص بھی ان میں سے کسی کے بارے میں جانتا ہو اس پر واجب ہے اس کا معاملہ ذمہ داروں تک پہنچائے جیسے قاضیوں، حاکموں اور ہر شہر میں قائم کمیٹی برائے امر بالمعروف والنہی عن المنکر کے دفاتر، تاکہ ان پر اللہ کا حکم نافذ کیا جاسکے، اور مسلمان ان کے شر اور فساد سے اور ان کے باطل طریقے سے لوگوں کا مال کھانے سے محفوظ رہیں۔

ہم اللہ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں، گناہوں سے بچنے کی توفیق اور نیکی کرنے کی قوت اللہ ہی سے ملتی ہے۔

جادو کی شرعی دوا [۲۲]

سوال: میں نے ایک عالم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جس شخص کو یہ لگے کہ اس کو جادو کیا گیا ہے اسے چاہئے کہ بیری کے سات پتے لے، پھر انہیں ایک بالٹی پانی میں ڈال دے اور اس پر معوذات کی دونوں سورتیں، آیۃ الکرسی، سورۃ: {قل یا أیها الکافرون}، یہ آیت: {وما أنزل علی الملکین ببابل هاروت وماروت}(۱)، اور سورۃ فاتحہ پڑھے، اس کی کیا حقیقت ہے؟ اور جس کو لگے کہ اس پر جادو کیا گیا ہے اسے کیا کرنا چاہئے؟ ہمیں اس تعلق سے ضرور فائدہ پہنچایئے، اللہ آپ کو فائدہ پہنچائے۔

جواب: اس میں کوئی شک نہیں کہ جادو کا وجود ہے، کچھ جادو تخیل اور تصور سے عبارت ہوتا ہے اور جادو اللہ عزیز وبرتر کے حکم سے واقع ہوتا اور اثر ڈالتا ہے، جیسا کہ اللہ پاک وبرتر نے جادوگروں کے تعلق سے فرمایا: ”اور وہ اس چیز کے پیچھے لگ گئے جسے شیاطین (حضرت) سلیمان کی حکومت میں پڑھتے تھے، سلیمان نے تو کفر نہ کیا تھا بلکہ یہ کفر شیطانوں کا تھا، وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے اور بابل میں ہاروت ماروت دو فرشتوں پر جو اتارا گیا تھا وہ دونوں بھی کسی شخص کو اس وقت تک نہیں سکھاتے تھے“ وہ دونوں یعنی: دونوں فرشتے ”جب تک یہ نہ کہہ دیں کہ ہم تو ایک آزمائش ہیں تو کفر نہ کر، پھر لوگ ان سے وہ سیکھتے جس سے خاوند وبیوی میں جدائی ڈال دیں اور دراصل وہ بغیر اللہ تعالیٰ کی مرضی کے کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے“۔(۲) معلوم ہوا کہ جادو کی تاثیر ہوتی ہے، لیکن اللہ کی کونی اور تقدیری اجازت سے ہوتی ہے، کیوں کہ کائنات کی ہر چیز اللہ پاک وبرتر کی تقدیر اور قضا سے ہی واقع ہوتی ہے، لیکن (یاد رکھنا چاہئے کہ) جادو کا علاج اور اس کی دوا بھی موجود ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو

(۱) سورۃ البقرۃ، آیت: ۱۰۲۔

(۲) سورۃ البقرۃ، آیت: ۱۰۲۔

بھی جادو ہو گیا تھا لیکن اللہ تعالی نے آپ کو اس سے نجات بخشی اور اس کے شر سے آپ کو عافیت دی، صحابہ کرام کو جادو گر کا کیا ہوا جادو مل گیا، چنانچہ اسے نکال کر تلف کر دیا گیا، اس طرح اللہ نے اپنے نبی علیہ الصلاۃ والسلام کو اس سے شفایاب فرمایا۔ اسی طرح اگر جادو گر کا کیا ہوا جادو مل جائے جو کہ دھاگوں میں گرہ لگا کر یا کیلوں کو ایک دوسرے سے باندھ کر یا اس جیسی دوسری شکل میں کیا جاتا ہے، تو اسے برباد اور تلف کر دینا چاہئے، کیوں کہ جادو گروں کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل کے لئے گرہ میں پھونک مارتے اور اس پر ضرب لگاتے ہیں، چنانچہ کبھی ان کے عزائم اللہ کی اجازت سے پورے ہو جاتے ہیں اور کبھی ناکام ہو جاتے ہیں، ہمارا پاک و برتر پروردگار ہر چیز پر قادر ہے، بسا اوقات جادو کا علاج (اذکار اور آیات) پڑھ کر کیا جاتا ہے، خواہ جس پر جادو کیا گیا ہو وہ خود پڑھے بشرطیکہ اس کی عقل صحیح سالم ہو، یا دوسرا آدمی اس پر پڑھے اور اس کے سینے میں یا کسی دوسرے عضو میں پھونک مارے، چنانچہ اس پر سورۃ الفاتحہ، آیۃ الکرسی، قل ھو اللہ أحد، معوذتین، اور جادو کی وہ مشہور آیتیں پڑھے جو سورۃ الأعراف، سورۃ یونس اور سورۃ طہ میں وارد ہوئی ہیں، سورۃ الأعراف کی آیت سے مراد اللہ کا یہ فرمان ہے: ”اور ہم نے موسی (علیہ اسلام) کو حکم دیا کہ اپنا عصا ڈال دیجئے! سو عصا کا ڈالنا تھا کہ اس نے ان کے سارے بنے بنائے کھیل کو نگلنا شروع کیا۔ پس حق ظاہر ہو گیا اور انہوں نے جو کچھ بنایا تھا سب جاتا رہا۔ پس وہ لوگ اس موقع پر ہار گئے اور خوب ذلیل ہو کر پھرے“۔[1]

سورۃ یونس کی آیت سے مراد اللہ پاک کا یہ فرمان ہے: ”اور فرعون نے کہا کہ میرے پاس تمام ماہر جادو گروں کو حاضر کرو۔ پھر جب جادو گر آئے تو موسی (علیہ السلام) نے ان سے فرمایا کہ ڈالو جو کچھ تم ڈالنے والے ہو۔ سو جب انہوں نے ڈالا تو موسی (علیہ السلام) نے فرمایا کہ جو کچھ تم لائے ہو جادو ہے، یقینی بات ہے کہ اللہ اس کو ابھی درہم برہم کیے دیتا ہے۔ اللہ ایسے فسادیوں کا کام بننے نہیں دیتا اور اللہ

---

(۱) سورۃ الأعراف، آیت: ۱۱۷-۱۱۹۔

تعالی حق کو اپنے فرمان سے ثابت کر دیتا ہے گو مجرم کیسا ہی ناگوار سمجھیں"۔ [1] اور سورۃ طہ کی آیت سے مراد اللہ پاک کا یہ فرمان ہے: "کہنے لگا کہ اے موسی! یا تو تو پہلے ڈال یا ہم پہلے ڈالنے والے بن جائیں، جواب دیا کہ نہیں تم ہی پہلے ڈالو۔ اب تو موسی (علیہ السلام) کو یہ خیال گزرنے لگا کہ ان کی رسیاں اور لکڑیاں ان کے جادو کے زور سے دوڑ بھاگ رہی ہیں۔ پس موسی (علیہ السلام) نے اپنے دل ہی میں ڈر محسوس کیا۔ ہم نے فرمایا کچھ خوف نہ کر یقینا تو ہی غالب اور برتر رہے گا۔ اور تیرے دائیں ہاتھ میں جو ہے اسے ڈال دے کہ ان کی تمام کاریگری کو وہ نگل جائے، انہوں نے جو کچھ بنایا ہے یہ صرف جادوگروں کے کرتب ہیں اور جادوگر کہیں سے بھی آئے کامیاب نہیں ہوتا"۔ [2] اس پر یہ سورتیں بھی پڑھے: {قل یا أیھا الکافرون} اخیر تک، {قل ھو اللہ أحد}، {قل أعوذ برب الفلق}، اور {قل أعوذ برب الناس} مکمل۔ افضل یہ ہے کہ سورہ قل ھو اللہ اَحد اور معوذتین تین دفعہ پڑھے، پھر اس کے لئے شفا کی دعا کرے: (اے اللہ، اے لوگوں کے رب! پریشانی کو دور کردے، شفا عطا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں ہے، ایسی شفا جو بیماری کو باقی نہ چھوڑے) اس دعا کو تین مرتبہ دہرائے۔ اسی طرح یہ دعا پڑھ کر بھی اسے دم کرے: (میں اللہ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں، ہر اس چیز سے (حفاظت کے لئے) جو آپ کو تکلیف دے، ہر نفس یا ہر حسد کرنے والی آنکھ کے شر سے، اللہ آپ کو شفا دے، میں اللہ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں) یہ دعا بھی تین دفعہ پڑھے اور اس کے لئے شفایابی اور عافیت کی دعا کرے، اگر دم کرتے ہوئے یہ دعا بھی تین دفعہ پڑھے تو بہتر ہوگا: (میں ہر اس چیز کے شر سے جو اللہ نے پیدا کی، تجھے اس کے مکمل ترین کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں)۔

---

(۱) سورۃ یونس، آیت: ۷۹-۸۲۔

(۲) سورۃ طہ، آیت: ۶۹،۶۵۔

یہ ساری دوا مفید اور کار گر ہے، اگر اس رقیہ اور دعا کو پانی میں پڑھا جائے، پھر سحر زدہ شخص اس میں سے کچھ پانی پی لے اور باقی سے غسل کر لے تو ان شاء اللہ اس کے ذریعہ شفا و عافیت ملے گی، اور اگر پانی میں سبز بیری کے سات پتے کوٹ کر ڈال دے تو یہ بھی شفایابی کی وجہ ثابت ہو گا، بہت دفعہ اس کا تجربہ کیا گیا اور اللہ نے اس کے ذریعہ فائدہ پہنچایا، ہم نے بہت سے لوگوں کے ساتھ یہ طریقہ اپنایا تو اللہ نے انہیں اس سے فائدہ پہنچایا، معلوم ہوا کہ سحر زدہ شخص کے لئے یہ ایک مفید اور کار گر دوا ہے، یہ دوا اس شخص کے لئے بھی نفع بخش ہے جسے اپنی بیوی سے روک دیا گیا ہو کیوں کہ کچھ لوگ بعض دفعہ اپنی بیوی سے روک دئے جاتے ہیں جس کی وجہ سے وہ ہمبستری نہیں کر پاتے، لیکن اگر اس رقیہ اور دعا کو استعمال کریں تو ان شاء اللہ انہیں فائدہ ہو گا، خواہ خود ان دعاؤں کو اپنے اوپر پڑھے، یا کوئی اور اس پر پڑھے، یا پانی میں پڑھے اور وہ اس سے کچھ پی لے اور باقی سے غسل کر لے- یہ سارے طریقے ان شاء اللہ اس شخص کے لئے کار گر ثابت ہوں گے جس پر جادو کیا گیا ہو اور اسے بیوی سے روک دیا گیا ہو، یہ محض اسباب ہیں اور اللہ پاک برتر ہی تن تنہا شفا دینے والا ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے، اسی عزیز و برتر کے ہاتھ میں بیماری اور شفایابی ہے، ہر چیز اسی پاک ذات کی تقدیر اور قضا سے واقع ہوتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث ہے کہ آپ نے فرمایا: (اللہ تعالیٰ نے جب بھی کوئی بیماری نازل کی تو اس کے ساتھ اس کا علاج بھی نازل فرمایا، کچھ لوگوں نے اس کی معرفت حاصل کی اور کچھ لوگ اس سے ناواقف رہے)۔

یہ اللہ پاک و برتر کا فضل و احسان ہے، اور اللہ ہی سیدھی راہ کی توفیق اور ہدایت دینے والا ہے۔

جنات کا انسان کے اندر داخل ہونے کی حقیقت اور اس کا انکار کرنے والے کی تردید [۲۸]

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، وعلى آله وصحبه ومن اهتدى بهداه۔

حمد وصلاۃ کے بعد:

بعض ملکی اور غیر ملکی اخبارات میں شعبان سنہ ۱۴۰۷ھ کو اس واقعہ سے متعلق لمبی اور مختصر خبریں نشر ہوئیں کہ کسی جنات نے -جو ریاض میں ایک مسلم خاتون کے اندر چھپا تھا- میرے پاس اسلام لانے کا اعلان کیا، جب کہ مجھ سے پہلے وہ برادر محترم عبد اللہ بن مشرف العمری کے پاس بھی اس کا اعلان کر چکا تھا جو ریاض میں ہی مقیم ہیں، یہ اس وقت ہوا جب انہوں نے اس خاتون پر (آیات واذکار) پڑھا، جنات سے بات چیت کی، اسے اللہ کی یاد دلائی، وعظ ونصیحت کی اور بتایا کہ ظلم ایک حرام کام اور کبیرہ گناہ ہے، نیز جب جنات نے یہ بتایا کہ وہ کافر اور بودھ مذہب کا پیروکار ہے تو انہوں نے اسے اپنا مذہب ترک کرکے دین اسلام قبول کرنے کی دعوت دی، چنانچہ اس جن نے دعوت قبول کر لی اور موصوف عبد اللہ کے پاس اسلام لانے کا بر ملا اعلان کیا، پھر موصوف عبد اللہ اور اس عورت کے سرپرستوں نے یہ رغبت ظاہر کی کہ وہ عورت کو میرے پاس لے کر آئیں تاکہ میں جنات کے اعلانِ اسلام کو سن سکوں، چنانچہ وہ میرے پاس آئے اور میں نے جن سے پوچھا کہ وہ اس عورت کے اندر کیوں داخل ہوا، اس نے مجھے اس کے اسباب بتائے، اس نے عورت کی زبان میں بات کی لیکن بات مرد کی ہی تھی، عورت کی نہیں، وہ عورت میرے بغل میں کرسی پر بیٹھی تھی، اس کا بھائی، نیز عبد اللہ بن مشرف اور بعض دیگر مشائخ یہ سارا ماجرا دیکھ رہے تھے اور جن کی بات بھی سن رہے تھے۔ اس نے کھلے لفظوں میں اسلام لانے کا اعلان کیا اور بتایا کہ وہ ہندوستانی ہے اور بودھ مذہب کا پیروکار ہے، میں نے

اسے وعظ و نصیحت اور تقوی الٰہی کی وصیت کی، اور یہ گزارش کی کہ وہ اس عورت کے جسم سے نکل جائے اور اس پر ظلم کرنے سے باز آجائے، چنانچہ اس نے میری بات مان لی اور کہا: میں اسلام قبول کرتا ہوں، میں نے اسے وصیت کی کہ جب اللہ نے اسے اسلام کی ہدایت دی ہے، تو وہ اپنی قوم کو بھی اسلام کی طرف بلائے، تو اس نے خیر کا وعدہ کیا اور اس عورت کے جسم سے نکل گیا، اس کی آخری بات یہ تھی: السلام علیکم۔ پھر میں نے اس عورت سے اس کی عام زبان میں بات چیت کی تو مجھے محسوس ہوا کہ وہ اب جنات کی تکلیف واذیت سے محفوظ ہے، پھر ایک ماہ یا اس سے کچھ زیادہ مدت کے بعد وہ عورت اپنے دو بھائیوں، ماموں اور خالہ کے ساتھ میرے پاس آئی اور کہنے لگی کہ اب خیر وعافیت سے ہے اور الحمد للہ وہ جن اس کے بعد اس کے اندر داخل نہیں ہوا، میں نے اس سے پوچھا کہ جب وہ جن اس کے اندر ہوتا تھا تو اسے کیسا محسوس ہوا کرتا تھا تو اس نے بتایا کہ اسے شریعت مخالف برے اور خسیس خیالات آیا کرتے تھے، بودھ مت کی طرف رجحان ومیلان محسوس ہوتا تھا اور اس مذہب کی کتابوں کو جاننے اور پڑھنے کی خواہش پیدا ہوتی تھی۔ لیکن جب اللہ نے جنات سے اس کی حفاظت فرمائی تو یہ افکار وخیالات ختم ہوگئے اور وہ ان منحرف خیالات سے دور اپنی پرانی حالت پر لوٹ گئی۔ مجھے شیخ علی طنطاوی کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ اس قسم کے واقعہ کا انکار کرتے ہیں، انہوں نے ذکر کیا کہ یہ فریب اور جھوٹ ہے اور ممکن ہے کہ وہ بات عورت کے پاس رکارڈِڈر رہی ہو اور وہ خود نہ بولی ہو، میں نے وہ کیسٹ منگوائی جس میں انہوں نے اپنی بات رکارڈ کی تھی اور ان کی بات سنی، مجھے بہت تعجب ہوا کہ انہوں نے کیوں کر یہ روا ٹھہرایا کہ وہ بات رکارڈِڈ ہو سکتی ہے جبکہ میں نے جنات سے مختلف سوالات کیے اور اس نے جواب بھی دیے، یہ ایک فاش غلطی ہے جو کہ باطل کو جائز ٹھہرانے کے قبیل سے ہے، انہوں نے اپنی گفتگو میں یہ گمان بھی ظاہر کیا کہ انسان کے ہاتھ پر جنات کا اسلام لانا اللہ کے اس فرمان کے منافی ہے جو سلیمان کے قصہ میں وارد ہوا ہے: ”مجھے ایسا ملک (بادشاہت) عطا فرما جو میرے سوا کسی (شخص)

کے لائق نہ ہو"[1]، بے شک یہ بھی ان کی غلطی اور باطل وبے بنیاد فہم ہے، اللہ ان کو ہدایت عطا فرمائے، کیوں کہ انسان کے ہاتھ پر جنات کا اسلام لانا سلیمان کی دعا کے منافی نہیں ہے۔ اس لئے کہ جنوں کی ایک کثیر تعداد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔

اللہ تعالی نے سورۃ الأحقاف اور سورۃ الجن میں اس کی وضاحت فرمائی ہے اور صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:(شیطان نے میرے پاس آکر مجھ پر حملہ کر دیا تاکہ میری نماز خراب کر دے، لیکن اللہ نے مجھے اس پر غلبہ دے دیا تو میں نے اسے گردن سے دبوچ لیا، میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ اسے ایک ستون سے باندھ دوں تاکہ صبح تم لوگ بھی اسے دیکھ لو لیکن مجھے اپنے بھائی حضرت سلیمان کی دعا یاد آگئی:"اے میرے رب! مجھے بخش دے اور مجھے ایسی بادشاہت عطا فرما جو میرے سوا کسی (شخص) کے لائق نہ ہو"۔[2]، اس کے بعد اللہ تعالی نے اسے ناکام وبے مراد واپس کر دیا)۔ یہ بخاری کے الفاظ ہیں، اور مسلم کے الفاظ یہ ہیں:(آج رات ایک سرکش جن مجھ پر حملہ آور ہوا تاکہ میری نماز خراب کر دے، لیکن اللہ نے مجھے اس پر غلبہ دے دیا تو میں نے اسے پکڑ لیا، میں نے اسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دینے کا ارادہ کیا تاکہ صبح تم سب کے سب اسے دیکھ لو، پھر مجھے اپنے بھائی سلیمان کی دعا یاد آگئی:"اے میرے رب! مجھے بخش دے اور مجھے ایسی بادشاہت عطا فرما جو میرے سوا کسی (شخص) کے لائق نہ ہو"۔[3]، اس کے بعد اللہ تعالی نے اسے ناکام وبے مراد واپس کر دیا)۔ امام نسائی نے بخاری کی شرط پر عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں تھے کہ شیطان آدھمکا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

(۱) سورۃ ص، آیت:۳۵۔

(۲) سورۃ ص، آیت:۳۵۔

(۳) سورۃ ص، آیت:۳۵۔

اسے پکڑ کر پچھاڑا اور گلا گھونٹ دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:(یہاں تک کہ اس کی زبان کی ٹھنڈک میں نے اپنے ہاتھ پر محسوس کی، اگر سلیمان کی دعا نہ ہوتی تو وہ صبح تک (ستون) میں بندھا رہتا تاکہ لوگ اسے دیکھ سکیں)، اسے احمد اور ابو داود نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، اس میں یہ الفاظ آئے ہیں:(میں اپنے ہاتھ سے پکڑ لیا اور اس کا گلا گھونٹتا رہا یہاں تک کہ اس کے لعاب دہن کی برودت میں نے اپنے انگوٹھے اور انگشت شہادت کے درمیان محسوس کی)۔ بخاری نے اپنی صحیح میں (دیکھئے فتح الباری ج۴ ص۴۸۷) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے صیغہ جزم کے ساتھ تعلیقا روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں:(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رمضان کی زکوٰۃ کی حفاظت پر مقرر فرمایا۔ (رات میں) ایک شخص اچانک میرے پاس آیا اور غلہ میں سے لپ بھر بھر کر اٹھانے لگا میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ قسم اللہ کی! میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے چلوں گا، اس پر اس نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں بہت محتاج ہوں، میرے بال بچے ہیں اور میں سخت ضرورت مند ہوں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا(اس کے اظہار معذرت پر) میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا، اے ابو ہریرہ! گذشتہ رات تمہارے قیدی نے کیا کیا تھا؟ میں نے کہا یا رسول اللہ! اس نے سخت ضرورت اور بال بچوں کا رونا رویا، اس لیے مجھے اس پر رحم آ گیا۔ اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تم سے جھوٹ بول کر گیا ہے، اور وہ پھر آئے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمانے کی وجہ سے مجھ کو یقین تھا کہ وہ پھر ضرور آئے گا۔ اس لیے میں اس کی تاک میں لگا رہا، اور جب وہ دوسری رات آ کے پھر غلہ اٹھانے لگا تو میں نے اسے پھر پکڑا اور کہا کہ تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کروں گا، لیکن اب بھی اس کی وہی التجا تھی کہ مجھے چھوڑ دے، میں محتاج ہوں، بال بچوں کا بوجھ میرے سر پر ہے۔ اب میں کبھی نہ آؤں گا۔ مجھے رحم آ گیا اور میں نے اسے پھر چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو ہریرہ! تمہارے قیدی نے کیا کیا؟ میں نے کہا یا رسول اللہ! اس نے پھر اسی سخت ضرورت اور بال

بچوں کا رونا رویا۔ جس پر مجھے رحم آ گیا۔ اس لیے میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا کہ وہ تم سے جھوٹ بول کر گیا ہے اور وہ پھر آئے گا۔ تیسری مرتبہ میں پھر اس کے انتظار میں تھا کہ اس نے پھر تیسری رات آکر غلہ اٹھانا شروع کیا، تو میں نے اسے پکڑ لیا، اور کہا کہ تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچانا اب ضروری ہو گیا ہے۔ یہ تیسرا موقع ہے۔ ہر مرتبہ تم یقین دلاتے رہے کہ پھر نہیں آؤ گے۔ لیکن تم باز نہیں آئے۔ اس نے کہا کہ اس مرتبہ مجھے چھوڑ دو تو میں تمہیں ایسے چند کلمات سکھا دوں گا جن سے اللہ تعالیٰ تمہیں فائدہ پہنچائے گا۔ میں نے پوچھا وہ کلمات کیا ہیں؟ اس نے کہا، جب تم اپنے بستر پر لیٹنے لگو تو آیت الکرسی « اللہ لا إلہ إلا ھو الحي القیوم » پوری پڑھ لیا کرو۔ ایک نگراں فرشتہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے برابر تمہاری حفاظت کرتا رہے گا اور صبح تک شیطان تمہارے پاس کبھی نہیں آ سکے گا۔ اس مرتبہ بھی پھر میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، گذشتہ رات تمہارے قیدی نے تم سے کیا معاملہ کیا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے مجھے چند کلمات سکھائے اور یقین دلایا کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان سے فائدہ پہنچائے گا۔ اس لیے میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ نے دریافت کیا کہ وہ کلمات کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ اس نے بتایا تھا کہ جب بستر پر لیٹو تو آیت الکرسی شروع سے آخر تک مکمل پڑھ لو۔ اس نے مجھ سے یہ بھی کہا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر (اس کے پڑھنے سے) ایک نگراں فرشتہ مقرر رہے گا اور صبح تک شیطان تمہارے قریب بھی نہیں آ سکے گا۔ صحابہ خیر کو سب سے آگے بڑھ کر لینے والے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان کی یہ بات سن کر) فرمایا کہ اگرچہ وہ جھوٹا تھا۔ لیکن تم سے یہ بات سچ کہہ گیا ہے۔ اے ابو ہریرہ! تم کو یہ بھی معلوم ہے کہ تین راتوں سے تمہارا معاملہ کس سے تھا؟ انہوں نے کہا نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شیطان تھا)۔ [۱]

---

(۱) سورۃ البقرۃ، آیت: ۲۵۵۔

ایک صحیح حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دیا ہے جسے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے شیخین نے روایت کیا ہے، اورہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے کہ: (شیطان آدم کی اولاد کے جسم میں خون کی طرح دوڑ رہا ہے)۔ امام احمد نے مسند ج۴ ص۲۱۶ میں صحیح سند سے روایت کیا ہے کہ عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! شیطان میری نماز اور میری تلاوت کے درمیان حائل ہو گیا تھا، آپ نے فرمایا: (یہ خنزب نامی شیطان ہے، جب تمہیں اس کی آمد کا احساس ہو تو اس سے اللہ کی پناہ طلب کرو اور تین دفعہ اپنی بائیں جانب تھوک مارو، ان کا بیان ہے: میں نے ایسا کیا تو اللہ عزیز وبرتر نے مجھ سے اس شیطان کو دور کر دیا)۔ نیز صحیح احادیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ ہر انسان کے ساتھ ایک فرشتہ اور ایک شیطان مقرر رہتا ہے یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی (ایسا ہی تھا) لیکن اللہ نے اس پر آپ کی مدد فرمائی اور اس نے اسلام قبول کر لیا، چنانچہ وہ آپ کو خیر وبھلائی کا ہی حکم دیا کرتا تھا۔ اللہ کی کتاب، رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور امت کا اجماع اس بات کے جواز پر دلالت کرتا ہے کہ جنات انسان کے اندر داخل ہو سکتا اور اس پر غالب آ سکتا ہے، تو بھلا کسی علم شناس انسان کے لئے کیوں کر یہ روا ہو سکتا ہے کہ وہ بغیر علم اور بصیرت کے اس کا انکار کر بیٹھے، ہم اللہ سے ہی مدد طلب کرتے ہیں، ہر برائی سے بچنے اور ہر نیکی کو کرنے کی قوت اللہ سے ہی ملتی ہے۔ معزز قاری! میں آپ کے سامنے اس سلسلہ میں اہل علم کے چند اقوال ذکر کروں گا، ان شاء اللہ۔ اللہ تعالی کے اس فرمان سے متعلق مفسرین رحمہم اللہ کے اقوال کی وضاحت: ”سود خور لوگ نہ کھڑے ہوں گے مگر اسی طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبطی بنادے“[1]۔

(۱) سورۃ البقرۃ، آیت: ۲۷۵۔

ابو جعفر بن جریر رحمہ اللہ باری تعالی کے اس فرمان کی تفسیر میں لکھتے ہیں: ”سود خور لوگ نہ کھڑے ہوں گے مگر اسی طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبطی بنادے“[۱] ان کی عبارت یہ ہے: یعنی شیطان اس کی عقل زائل کر دیتا ہے، اس کا گلا گھونٹتا ہے اور پھر اسے جنون میں مبتلا کر اسے بے دست و پا کر دیتا ہے۔

بغوی رحمہ اللہ مذکورہ آیت کی تفسیر میں رقم طراز ہیں: ”سود خور لوگ نہ کھڑے ہوں گے مگر اسی طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبطی بنادے“[۲] یعنی: (آیت میں وارد لفظ من المس کا مطلب ہے) جنون سے، عربی میں کہا جاتا ہے ”**مس الرجل فهو ممسوس**“ جب مجنون ہو جائے۔ انتہی۔

ابن کثیر رحمہ اللہ مذکورہ آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: ”سود خور لوگ نہ کھڑے ہوں گے مگر اسی طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبطی بنادے“[۳] یعنی: قیامت کے دن ان کا اپنی قبروں سے کھڑا ہونا بعینہ ویسا ہی ہو گا جیسا کہ وہ مرگی زدہ کھڑا ہوتا ہے کہ جسے شیطان نے مخبوط الحواس اور بے دست و پا بنا رکھا ہو؛ اور اس کا کھڑا ہونا بہت عجیب و غریب ڈھنگ سے ہوتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (سود خور کو قیامت کے دن جنون کے عالم میں گلا گھونٹتا ہوا اٹھایا جائے گا)۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے، وہ مزید فرماتے ہیں کہ:

---

(۱) سورۃ البقرۃ، آیت: ۲۷۵-

(۲) سورۃ البقرۃ، آیت: ۲۷۵-

(۳) سورۃ البقرۃ، آیت: ۲۷۵-

اسی قبیل کی روایات عوف بن مالک، سعید بن جبیر، سُدی، ربیع بن انس، قتادۃ اور مقاتل بن حیان سے بھی مروی ہیں، مؤلف رحمہ اللہ کے کلام سے مطلوب حصہ ختم ہوا۔

قرطبی رحمہ اللہ باری تعالی کے اس فرمان کی تفسیر میں رقم طراز ہیں: ”سود خور لوگ نہ کھڑے ہوں گے مگر اسی طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبطی بنادے“[1] اس آیت میں ان کے خلاف دلیل ہے جو مرگی کے جن کی طرف سے ہونے کے منکر ہیں، اور جو گمان کرتے ہیں کہ یہ نظام عصبی میں پیدا ہونے والی فطری بیماری ہے، شیطان کا انسان میں کوئی تسلط نہیں، اور نہ ہی وہ انسان کے اندر فتور وجنون پیدا کر سکتا ہے۔ اھ اس معنی میں مفسرین کے بہت سے اقوال ہیں، جو چاہے ان کا مطالعہ کر سکتا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اپنی کتاب: (إيضاح الدلالة في عموم الرسالة للثقلين) جو کہ مجموع الفتاوی ج۱۹ ص۹ - ص۶۵ میں موجود ہے، اس میں کچھ باتیں ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: اسی لئے معتزلہ کے ایک گروہ مثلا جبائی اور ابو بکر الرازی وغیرہ نے اس حقیقت کا انکار کیا ہے کہ جن مرگی کے مریض کے بدن میں داخل ہوتا ہے، لیکن انہوں نے جن کے وجود کے کا انکار نہیں کیا ہے کیونکہ جن کے انسانی جسم میں داخل ہونے کی بات رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل میں اس طرح واضح نہیں ہے جیسا کہ جن کا وجود ثابت ہے، ہاں وہ لوگ اس کے باوجود اپنے مذکورہ انکار میں خطا پر ہیں، اسی وجہ سے ابو الحسن اشعری نے اہل سنت والجماعۃ کے عقائد میں یہ ذکر کیا ہے کہ وہ مانتے ہیں کہ جن مرگی زدہ کے جسم میں داخل ہوتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: ”سود خور لوگ نہ کھڑے ہوں گے مگر اسی طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبطی بنادے“[2] عبد اللہ بن احمد بن

---

(۱) سورۃ البقرۃ، آیت: ۲۷۵-

(۲) سورۃ البقرۃ، آیت: ۲۷۵-

حنبل کا بیان ہے: میں نے اپنے والد سے کہا، کچھ لوگ ایسا کہتے ہیں کہ کوئی جن کسی انسان کے بدن میں داخل نہیں ہو سکتا تو آپ نے فرمایا: اے بیٹے! وہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں، اصلا یہ شیطان ہی ہے جو مس زدہ انسان کی زبان سے بولتا ہے۔ اس کی تفصیل اس کے مناسب مقام پر بتائی جا چکی ہے۔ موصوف رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں جیسا کہ فتاوی جلد نمبر ۲۴، صفحہ ۲۷۶-۲۷۷ میں ہے: جن کا وجود قرآن وحدیث، امت کے اسلاف وائمہ کے اتفاق سے ثابت ہے، اسی طرح جن کا انسان کے جسم میں داخل ہونا بھی اہل سنت والجماعت ائمہ کے اتفاق سے ثابت ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے: "سود خور لوگ نہ کھڑے ہوں گے مگر اسی طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبطی بنادے"[1] صحیح حدیث میں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (شیطان آدم کی اولاد کے جسم میں خون کی طرح دوڑ رہا ہے)۔

امام احمد کے صاحبزادے عبد اللہ کا بیان ہے: میں نے اپنے والد سے کہا، کچھ لوگ ایسا کہتے ہیں کہ کوئی جن کسی مرگی زدہ انسان کے بدن میں داخل نہیں ہو سکتا تو آپ نے فرمایا: اے بیٹے! وہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں، اصلا یہ شیطان ہی ہے جو مرگی زدہ انسان کی زبان سے بولتا ہے۔ اور جس بات کو امام احمد نے بیان کیا یہ مشہور بات ہے کہ جن جب انسان کو اپنا اسیر بنالیتا ہے، تو انسان غیر معروف زبان میں بولنے لگتا ہے، اور اسے سخت ترین مار لگتی ہے، اگر وہ مار کسی اونٹ کو مارا جائے تو اس پر گہرا اثر ڈالے گا، لیکن اس کے باوجود مرگی زدہ شخص کو نہ اس مار کا کوئی احساس ہوتا ہے اور نہ اس کلام کا کوئی شعور جو وہ کہتا ہے، کبھی کبھی جن کے ذریعہ مرگی زدہ شخص کسی دوسرے شخص کو کھینچنے لگتا ہے، اور اس چٹائی کو بھی کھینچتا ہے جس پر وہ بیٹھا ہوتا ہے اور (بھاری بھرکم) آلات واشیاء کو اٹھا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ رکھ دیتا ہے، ان کے علاوہ بہت سارے ایسے امور رونما ہوتے ہیں کہ جو شخص بچشم خویش ان کا مشاہدہ

(۱) سورۃ البقرۃ، آیت: ۲۷۵۔

کرتا ہے، اس کو یہ یقین ہو جاتا ہے کہ انسان کی زبان سے بولنے والا اور ان (بھاری بھر کم) چیزوں کو اٹھانے والا انسان نہیں بلکہ کوئی اور جنس ہے۔

ائمہ مسلمین میں کوئی ایسا نہیں جو خبط الحواس انسان میں شیطان کے داخل ہونے کا انکار کرتا ہو۔ اور جس نے اس کا انکار کیا اور یہ دعوی کیا کہ شریعت بھی اس کو جھٹلاتی ہے، اس نے شرع پر جھوٹ بولا، اور شرعی دلائل میں کوئی ایسی دلیل نہیں جو اس کی نفی کرتی ہو۔ امام ابن تیمیہ کی بات ختم ہوئی۔

امام ابن القیم رحمہ اللہ اپنی کتاب زاد المعاد فی هدي خير العباد ج۴ ص۶۶-۶۹ میں لکھتے ہیں: مرگی کی دو قسمیں ہیں: ایک مرگی تو وہ ہے جو روئے زمین پر رہنے والی خبیث ارواح کی طرف سے ہوتی ہے اور دوسری مرگی وہ ہے جو برے اخلاط کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے، دوسری قسم کی مرگی کا علاج ڈاکٹر اور حکیم لوگ کرتے اور وہی اس کے سبب اور علاج کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں۔

خبیث ارواح کی وجہ سے جو مرگی پیدا ہوتی ہے اس کا اعتراف تمام ائمہ اور دانشوران نے کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ اس کا علاج بعیں طور ممکن ہے کہ شریف، بہترین اور بلند و برتر ارواح خبیث شریر ارواح کا مقابلہ کریں چناں چہ یہ پاکیزہ ارواح ان خبیث و شریر ارواح کے آثار کو زائل اور ان کے باطل افعال کو بیکار کر سکتی ہیں، اسی طرح کی باتیں بقراط نے اپنی بعض کتابوں میں کی ہے اور مرگی کا بعض علاج بھی بتایا ہے اور واضح کیا ہے کہ یہ علاج صرف اس مرگی کے لئے ہے جو اخلاط و مادہ کے فساد کے سبب ہو۔

اور ارواح خبیثہ کی وجہ سے جو مرگی ہوتی ہے اس کے لیے یہ علاج کارگر نہیں ہے۔

لیکن جاہل و کمتر اطباء اور زنادقہ نے روح کی مرگی کا انکار کیا ہے، وہ اس بات کا اقرار نہیں کرتے کہ مرگی زدہ کے بدن میں اس کی تاثیر ہوتی ہے، یہ ان کی محض جہالت ہے، ورنہ طبی علم میں اس

کی مخالفت نہیں پائی جاتی ہے، اس چیز کو محسوس بھی کیا جاتا ہے، اور اس کا مشاہدہ بھی کیا جاتا ہے، یہ جاہل اطباء خلطوں والی مرگی کو ساری مرگیوں پر محمول کرتے ہیں جو کہ صحیح نہیں ہے ہاں بعض کے بارے میں یہ صادق آتا ہے۔ آگے تحریر کرتے ہیں کہ: یہ زندیق اطباء صرف خلطوں والی مرگی کے قائل ہیں، روحوں کے اثر والی مرگی کے قائل نہیں ہیں، چنانچہ جو لوگ ان ارواح اور ان کی تاثیرات کا علم و آگہی رکھتے ہیں وہ ان نادانوں اور کم عقلوں پر ہنستے نہیں تھکتے۔ چنانچہ اس مرگی کا علاج دو طرح سے ممکن ہے: ایک کا تعلق خود مرگی زدہ شخص سے ہے اور دوسرا معالج سے متعلق ہے، مرگی زدہ شخص کو چاہیے کہ اپنی قوت ارادی سے کام لے، اور خلوص کے ساتھ.ان ارواح کے خالق و پروردگار کی طرف رجوع کرے اور دل وزبان کی یکسوئی کے ساتھ درست انداز میں (رب کی) پناہ طلب کرے۔ یہ ایک طرح کی جنگ ہے، اور جنگجو اس وقت تک اپنے دشمن سے اپنے ہتھیار کے ذریعہ انتقام نہیں لے سکتا ہے جب تک کہ اسلحہ فی نفسہ صحیح اور درست نہ ہوں، اور جنگ کرنے والا قوی اور بہادر نہ ہو، جب کبھی ان دونوں باتوں میں سے کسی ایک بات میں کمی ہو گی، تو ہتھیار زیادہ مفید نہ ہو گا، تو (آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ) اس کا کیا حال ہو گا جس کے پاس دونوں باتوں میں سے کچھ.بھی نہ ہو،

یعنی دل توحید، توکل علی اللہ، تقوی اور انابت سے ویران ہو، اور پاس میں ہتھیار بھی نہ ہو۔

معالج کے اندر بھی ان دو چیزوں کا پایا جانا ضروری ہے، یہ اور بات ہے کہ کچھ معالج کا صرف اتنا کہہ دینا بھی کافی ہوتا ہے کہ: (اس سے نکل جا) یا کہے: "بسم اللہ" یا کہے: "لا حول ولا قوۃ الا باللہ"۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف یہ کہا کرتے تھے: (اللہ کے دشمن! نکلو، میں اللہ کا رسول ہوں)۔ میں نے اپنے شیخ کو دیکھا کہ وہ مرگی زدہ شخص کے پاس ایسے شخص کو بھیجتے تھے، جو اس کے اندر سرایت روح کو مخاطب کرتا، چنانچہ وہ شخص مرگی زدہ شخص کے اندر مدخول جنی کو مخاطب کر کے کہتا کہ: شیخ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ نکل جاؤ، تمہارے لئے یہ جائز نہیں ہے، تو مرگی زدہ شخص کو افاقہ ہو جاتا تھا، بسا

اوقات شیخ خود مخاطب ہوتے اور بسا اوقات روح سرکش ہوتی تو آپ اسے مار کر بھگاتے تھے، اس طرح مرگی زدہ شخص کو افاقہ ہو جاتا تھا، اور اسے درد کا کوئی احساس بھی نہیں ہوتا تھا۔ ہم نے اور ہمارے علاوہ دوسرے لوگوں نے بھی متعدد بار اس کا مشاہدہ کیا ہے، آپ نے مزید فرمایا: خلاصہ یہ کہ: اس قسم کی مرگی اور اس کے علاج کا انکار کم علم، کم عقل اور جاہل انسان ہی کر سکتا ہے۔ خبیث ارواح اکثر ان لوگوں پر مسلط ہوتی ہیں جن کے اندر دینداری کی کمی ہوتی ہے اور ان کے دل اور زبان اللہ تعالی کے ذکر، نبوی اور ایمانی اذکار و معوذات سے خالی ہوتے ہیں، چنانچہ خبیث روح کا جب ایسے انسان سے مقابلہ ہوتا ہے تو وہ بے سروسامانی کے عالم میں ہوتا ہے اور مات کھا جاتا ہے، اور بسا اوقات جب انسان برہنہ ہوتا ہے تو جن اس پر وار کر دیتا ہے۔ مؤلف رحمہ اللہ کے کلام سے مطلوب حصے کا ذکر ختم ہوا۔

مذکورہ بالا شرعی دلائل اور علمائے اہل سنت والجماعت کے اجماع سے واضح ہو چکا ہے کہ جن کا انسان پر مسلط ہونے کا اعتقاد درست ہے، اور جو اس کے منکر ہیں وہ غلطی پر ہیں، اس طرح شیخ علی طنطاوی صاحب کے انکار کا بھی رد ہو گیا۔

علی طنطاوی صاحب نے اپنی گفتگو میں یہ وعدہ کیا تھا کہ اگر حق ان کے سامنے واضح ہو کر آ جائے تو وہ اس کو قبول کر لیں گے، چنانچہ یہ غالب گمان ہے کہ آپ مذکورہ بیان کو پڑھنے کے بعد اپنے زعم سے رجوع کر لیں گے، نسأل الله لنا وله الهداية والتوفيق۔

اور ڈاکٹر محمد عرفان کا نظریہ جو پرچہ "الندوہ" کے شمارہ ۱۴/۱۰/۱۴۰۷ھ، ص ۸ میں شائع ہوا ہے کہ "جنون" کا لفظ طبی لغت میں مفقود ہے، مزید فرماتے ہیں کہ: جن کا انسانی جسم میں داخل ہونے اور اس کی زبان میں بات کرنے کا تصور علمی (اور سائنسی) طور پر سو فیصد غلط ہے۔ موصوف کے مذکورہ بیانات شرعی علوم میں ان کی کم آگہی اور اہل سنت والجماعت کے بیانات سے ان کی ناواقفیت کی دلیل ہے، بہت سے اطباء کے پاس اس سلسلے میں معلومات نہ ہونا اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ اس کا وجود ہی

نہ ہو، بلکہ یہ چیز صدق گوئی، امانت داری اور دینی بصیرت میں اپنی شہرت رکھنے والے اہل علم و معرفت کے یہاں مسلم ہے، بالخصوص اہل سنت والجماعت کا اس پر اجماع ہے، جیسا کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے تمام اہل علم اور ابوالحسن اشعری نے اہل سنت والجماعت کی طرف سے اجماع نقل کیا ہے، علامہ ابو عبد اللہ، محمد بن عبد اللہ شبلی حنفی متوفی سنہ ۷۹۹ھ نے بھی ابوالحسن اشعری رحمہ اللہ سے اہل سنت والجماعت کا اجماع اپنی کتاب "آکام المرجان فی غرائب الاخبار واحکام الجان" کے باب نمبر (۵۱) میں نقل کیا ہے۔

گزشتہ سطور میں علامہ ابن القیم رحمہ اللہ کے کلام میں یہ بات آچکی ہے کہ ماہر اطباء اور عقلاءِ فن اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں، صرف جاہل اطباء اور رذیل قسم کے زنادقہ ہی اس کا انکار کرتے ہیں، قاری کو چاہیے کہ حق کو لے، اور جاہل اطباء اور ان کی تقلید میں بے بال وپر کی باتیں کرنے والے بدعتی معتزلہ وغیرہ کے دھوکے میں نہ آئے، اور اللہ ہی مددگار ہے۔

جادو اور کہانت کا حکم

تنبیہ:

جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث اور اہل علم کے اقوال سے ثابت ہو چکا ہے کہ جن کو خطاب کرنا، اسے وعظ ونصیحت کرنا، اسلام کی دعوت دینا، اور اس کا اس دعوت کو قبول کرنا، یہ ساری چیزیں سورۃ (ص) میں وارد حضرت سلیمان علیہ السلام کی اس دعا کے منافی نہیں ہیں: "اے میرے رب! مجھے بخش دے اور مجھے ایسا ملک (بادشاہت) عطا فرما جو میرے سوا کسی (شخص) کے لائق نہ ہو، تو بڑا ہی دینے والا ہے"۔ اسی طرح اس کو بھلائی کا حکم دینا، برائی سے روکنا اور جب وہ (انسان کے جسم سے) نکلنے سے انکار کرے تو اسے مارنا، یہ سب مذکورہ آیت کے خلاف نہیں ہے، بلکہ یہ اسی طرح واجب ہے، جس طرح انسانوں کے مابین ظالم کو روکنے، مظلوم کی مدد کرنے، بھلائی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کی خاطر یہ امر واجب ہے۔ صحیح حدیث گزر چکی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (میں نے شیطان کا گلا اتنی زور سے گھونٹا کہ اس کا لعاب آپ علیہ الصلاۃ والسلام کے دست مبارک پر گر گیا) آپ نے مزید فرمایا: (اگر میرے بھائی سلیمان کی دعا نہ ہوتی تو میں اسے باندھ دیتا حتی کہ لوگ اسے دیکھتے)۔ صحیح مسلم کی ایک روایت ہے، ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اللہ کا دشمن ابلیس آگ کا انگارہ لایا؛ تاکہ میرے چہرہ پر مارے، میں نے تین مرتبہ کہا: أعوذ بالله منك (یعنی: میں تجھ سے اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں)، پھر تین مرتبہ کہا: ألعنك بلعنة الله التامة (یعنی: میں تم پر اللہ کی مکمل لعنت بھیجتا ہوں)، پھر بھی وہ پیچھے نہیں ہٹا، پھر میں نے اسے پکڑنے کا ارادہ کیا، اللہ کی قسم اگر میرے بھائی سلیمان کی دعا نہ ہوتی تو صبح تک اسے باندھ کر رکھتا اور اہل مدینہ کے بچے اس کے ساتھ کھیل کرتے)۔ اور اس معنی کی حدیثیں اور اس بابت اہل علم کے اقوال بھی بہت ہیں۔

امید ہے کہ مذکورہ دلائل طالبِ حق کے لئے کافی وشافی ہوں گی، اللہ تعالی کے اسمائے حسنی اور صفات علیا کا واسطہ دے کر دعا کرتے ہیں کہ ہمیں دین کی سمجھ عطا فرمائے اور اس پر ثابت قدم رکھے اور قول وعمل میں حق کا پیکر بنائے اور ہم سب کو بغیر علم کے اللہ کی طرف کوئی بات منسوب کرنے سے محفوظ رکھے اور جن امور کی جانکاری نہ ہو، ان کا انکار کرنے سے بھی محفوظ رکھے، یقینا وہ اس کا سزاوار اور اس پر قادر ہے۔

وصلّى الله وسلّم وبارَك على عبده ورسوله نبيِّنا محمد وعلى آله وأصحابه أجمعين۔

فہرست

مقدّمہ ۳

جادو، کہانت اور اس سے متعلق امور کا حکم[۱] ۵

بیوی کا شوہر پر جادو کرنا [۱۶] ۱۵

جادوگروں اور شعبدہ بازوں سے سوال کرنے کا حکم[۱۸] ۱۸

جڑی بوٹی سے علاج کرنے والے ایسے ڈاکٹر سے علاج کرانا جو جنات کا استعمال کرتا ہے....... ۲۱

جادو کی شرعی دوا [۲۲] ۲۳

جنات کا انسان کے اندر داخل ہونے کی حقیقت اور اس کا انکار کرنے والے کی تردید]28[.. ۲۷

تنبیہ: ۴۰

فہرست ۴۲